معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

رشتہ دار کی جانب سے حج

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِیَ أَنَّ امْرَأَۃً جَاءَ تْ إِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّیْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْھَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجِّيْ عَنْھَا، أَرَأَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی أُمِّکِ دَیْنٌ أَکُنْتِ قَاضِیَتَہُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَاقْضُوا اللّٰہَ الَّذِیْ لَہُ فَإِنَّ اللّٰہَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. (بخاری، رقم ۶۸۶۵)

رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہُ. (بخاری، رقم ۱۸۵۱)

روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: بے شک، میری والدہ نے حج ادا کرنے کی نذر مانی تھی، مگر حج ادا کرنے سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں، ان کی جانب سے حج ادا کر دو، تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر تمھاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم (اس کی جانب سے) اسے ادا نہ کرتی؟ خاتون نے عرض کیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ

کا قرض ادا کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کیے ہوئے معاملات کو پورا کیا جائے[۱]۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وفات پا جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے۔

حاشیہ کی توضیح

۱۔ اس روایت کا گذشتہ روایات کی توضیحات کی روشنی میں جائزہ لینا چاہیے۔ یہ روایت بھی اسی طرح کے مضمون کی حامل ہے، جس طرح کے مضمون کی حامل گذشتہ بیان کردہ روایات ہیں۔ تاہم یہ روایت اس بات کی بہت عمدہ مثال پیش کرتی ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ایک واقعہ کے متعلق روایت کس طرح مختلف شکل اختیار کر لیتی ہے۔ زیر بحث حصے میں ہم نے اس واقعے کو روایت کرنے سے متعلق چار یا پانچ اختلافات کو بیان کیا ہے۔ اگر ان میں سے ہر روایت کا فرداً فرداً قرآن مجید کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو واضح ہو گا کہ اس واقعے کی اصل صورت کو واضح کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ بہرحال، اگر ہم اس واقعے سے متعلق تمام روایات سے اخذ شدہ کامل صورت کو پیش نظر رکھیں تو ہم یہ آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ بعض روایات میں راویوں نے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے اس کی ایک یا ایک سے زیادہ اہم جزئیات کو ترک کر دیا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متون

پہلی روایت: یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۱۷۵۴؛ ترمذی، رقم ۹۲۹؛ نسائی، رقم ۲۶۳۳؛ بیہقی، رقم ۸۴۵۵، ۱۲۳۸۲؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۴، ۳۰۴۲؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۳ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۱۲۲ میں روایت کی گئی ہے۔

دوسری روایت: یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ مسلم، رقم ۱۱۴۷؛ ابوداؤد، رقم ۲۴۰۰-۲۴۰۱، ۳۳۱۱؛ ترمذی، رقم ۷۱۸؛ ابن ماجہ، رقم ۱۷۵۷، ۲۱۳۳؛ احمد، رقم ۲۴۴۴۶-۲۴۴۴۷؛ ابن حبان، رقم ۳۵۶۹؛ بیہقی، رقم ۸۰۱۰-۸۰۱۱، ۱۲۴۲۴؛ مسند ابویعلیٰ، رقم ۴۴۱۷، ۴۷۶۱؛ ابن خزیمہ، رقم ۲۰۵۲، ۲۰۵۶-۲۰۵۷ اور السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۹۱۹ میں روایت کی گئی ہے۔

پہلی روایت

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۱۷۵۴ میں 'فماتت قبل أن تحج' (مگر حج ادا کرنے سے پہلے ہی ان کی وفات ہوگئی) کے الفاظ کے بجاے 'فلم تحج حتی ماتت' (مگر انھوں نے حج ادا نہیں کیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۱۷۵۴ میں 'فاقضوا اللّٰه الذی له' (پھر اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو) کے الفاظ کے بجاے 'إقضوا اللّٰه' (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا معاملہ پورا کرو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۲۳۸۲ میں ان الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'إقضی اللّٰه الذی هو له' (اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۱۷۵۴ میں ان الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'فإن اللّٰه أحق بالوفاء' (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کیے ہوئے معاملات کو پورا کیا جائے) کے الفاظ کے بجاے 'فاللّٰه أحق بالوفاء' (پھر اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کیے ہوئے معاملات کو پورا کیا جائے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۲ ۳۶ میں یہ روایت قدرے مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

عن سنان بن عبد اللّٰه الجهني أنه حدثته عمته أنها أتت النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، فقالت: يا رسول اللّٰه، إن أمي توفيت وعليها مشي إلى الكعبة نذرًا، فقال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: أتستطيعين تمشين عنها؟ قالت: نعم، قال: فامشي عن أمك، قالت: أو يجزئ ذلك عنها؟ قال: نعم، قال: لو كان عليها دين قضيته، هل كان يقبل منك؟ قالت: نعم، فقال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم:

''حضرت سنان بن عبداللہ جہنی کہتے ہیں: ان کی پھوپھی نے انھیں بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ، میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، جبکہ ان پر یہ نذر واجب تھی کہ وہ پیدل کعبہ جائیں گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم ان کی طرف سے یہ پیدل سفر کرنے کی استطاعت رکھتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے یہ سفر کرو۔ انھوں نے پوچھا: کیا اس سے

فدین اللّٰه أحق.

ان کی نذر ادا ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر تمھاری والدہ پر قرض ہوتا اور تو اسے ادا کرتی تو کیا یہ قبول کیا جاتا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حق دار ہے۔''

بعض روایات، مثلاً ترمذی، رقم ۹۲۹ میں اس واقعے کا ایک نہایت ہی اہم حصہ محذوف ہو گیا ہے، اس لیے اس میں روایت کا مکمل مفہوم بدل گیا ہے۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

روی أن امرأة جاء ت إلی النبي صلی اللّٰه علیه و سلم فقالت: یا رسول اللّٰه، إن أمي مـاتت ولم تحج، أفأحج عنها؟ قال: نعم، حجي عنها.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ، میری والدہ وفات پا چکی ہیں، جبکہ انھوں نے حج ادا نہیں کیا، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں، ان کی جانب سے حج ادا کر دو۔''

بعض اختلافات کے ساتھ یہ روایت نسائی، رقم ۲۶۳۳؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۳ اور ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۴ میں روایت کی گئی ہے۔

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اس روایت نے دیگر لوگوں کی جانب سے اعمال عبادت کی ادائیگی کے دروازے کھول دیے ہیں، اس لیے کہ اس روایت میں اس حقیقت کو حذف کر دیا گیا ہے کہ اس خاتون کی والدہ نے حج ادا کرنے کی نذر مانی تھی۔ روایت کا یہ مفہوم قرآن مجید کے بیان کردہ جزا و سزا کے اصول کے صریح خلاف ہے۔ قرآن مجید اس ابدی اصول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی. (النجم ۵۳: ۳۸-۳۹)

''یہ کہ کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور یہ کہ انسان کو (آخرت میں) وہی ملے گا جو اُس نے (دنیا میں) کمایا ہے*۔''

---

* بائیبل میں یہ اصول بہت تفصیل و تصریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حزقی ایل نبی فرماتے ہیں:

''اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ تم اسرائیل کے ملک کے حق میں کیوں یہ مثل کہتے ہو کہ باپ دادا نے کچے انگور

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۶۵۳ میں اسی طرح کا واقعہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

عن الشريد بن سويد الثقفی قال: أتيت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه و سلم، فقلت: إن أمی أوصت أن تعتق عنها رقبة و إن	’’حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ)، میری والدہ نے

کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہوئے؟ خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم کہ تم پھر اسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے۔ دیکھ سب جانیں میری ہیں، جیسی باپ کی جان، ویسی ہی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے، وہی مرے گی، لیکن جو انسان صادق ہے اور اس کے کام عدالت و انصاف کے مطابق ہیں۔ جس نے بتوں کی قربانی سے نہیں کھایا اور بنی اسرائیل کے بتوں کی طرف اپنی آنکھیں نہیں اٹھائیں اور اپنے ہم سایے کی بیوی کو ناپاک نہیں کیا اور عورت کی ناپاکی کے وقت اس کے پاس نہیں گیا اور کسی پر ستم نہیں کیا اور قرض دار کا گرَو واپس کر دیا اور ظلم سے کچھ چھین نہیں لیا۔ بھوکوں کو اپنی روٹی کھلائی اور ننگوں کو کپڑا پہنایا۔ سود پر لین دین نہیں کیا۔ بدکرداری سے دست بردار ہوا اور لوگوں میں سچا انصاف کیا۔ میرے آئین پر چلا اور میرے احکام پر عمل کیا تاکہ راستی سے معاملہ کرے۔ وہ صادق ہے، خداوند خدا فرماتا ہے وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ پر اگر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو جو راہ زنی یا خون ریزی کرے اور ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے اور ان فرائض کو بجا نہ لائے، بلکہ بتوں کی قربانی سے کھائے اور اپنے ہمسایہ کی بیوی کو ناپاک کرے۔ غریب اور محتاج پر ستم کرے۔ ظلم کر کے چھین لے۔ گرَو واپس نہ دے اور بتوں کی طرف اپنی آنکھیں اٹھائے اور گھنونے کام کرے۔ سود پر لین دین کرے تو کیا وہ زندہ رہے گا؟ وہ زندہ نہ رہے گا۔ اس نے یہ سب نفرتی کام کیے ہیں۔ وہ یقیناً مرے گا۔ اس کا خون اسی پر ہو گا۔ لیکن اگر اس کے ہاں ایسا بیٹا پیدا ہو جو ان تمام گناہوں کو جو اس کا باپ کرتا ہے دیکھے اور خوف کھا کر اس کے سے کام نہ کرے اور بتوں کی قربانی سے نہ کھائے اور بنی اسرائیل کے بتوں کی طرف اپنی آنکھیں نہ اٹھائے اور اپنے ہم سایے کی بیوی کو ناپاک نہ کرے اور کسی پر ستم نہ کرے۔ گرَو نہ لے اور ظلم کر کے کچھ چھین نہ لے۔ بھوکے کو اپنی روٹی کھلائے اور ننگے کو کپڑے پہنائے۔ غریب سے دست بردار ہو اور سود پر لین دین نہ کرے پر میرے احکام پر عمل کرے اور میرے آئین پر چلے۔ وہ اپنے باپ کے گناہوں کے لیے نہ مرے گا۔ وہ یقیناً زندہ رہے گا، لیکن اس کا باپ چونکہ اس نے بے رحمی سے ستم کیا اور اپنے بھائی کو ظلم سے لوٹا اور اپنے لوگوں کے درمیان برے کام کیے، اس لیے وہ اپنی بدکرداری کے باعث مرے گا۔ تو بھی تم کہتے ہو کہ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ کیوں نہیں اٹھاتا؟ جب بیٹے نے وہی جو جائز اور روا ہے کیا اور میرے سب آئین کو حفظ کر کے ان پر عمل کیا تو وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ جو جان گناہ کرتی ہے، وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لیے ہو گی اور شریر کی شرارت شریر کے لیے، لیکن اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اس نے کیے ہیں، باز آئے اور میرے سب آئین پر چل کر جو جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ وہ نہ مرے گا۔ وہ سب گناہ جو اس نے کیے ہیں، اس کے خلاف محسوب نہ ہوں گے۔ وہ اپنی راست بازی میں جو اس نے کی، زندہ رہے گا۔‘‘ (حزقی ایل ۱۸: ۱-۲۲۔ مدون)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عندی جارية نوبية أفيجزء عنی أن أعتقها عنها؟ قال: ائتنی بها، فأتيته بها، فقال لها النبی صلی اللّٰه عليه وسلم: من ربك؟ قالت: أللّٰه، قال: من أنا؟ قالت: أنت رسول اللّٰه، قال: فأعتقها فإنها مؤمنة.

مجھے وصیت کی ہے کہ میں ان کی جانب سے ایک غلام آزاد کروں، جبکہ میرے پاس ایک حبشی (سوڈانی) نسل کی لونڈی موجود ہے، اگر میں ان کی جانب سے یہ لونڈی آزاد کروں تو کیا یہ کافی ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمھارا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اسے (اپنی والدہ کی جانب سے) آزاد کردو، اس لیے کہ یہ مومنہ ہے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ روایت السنن الکبریٰ، رقم ۲۴۸۰ اور دارمی، رقم ۲۳۴۸ میں بھی روایت کی گئی ہے، مگر ''دارمی'' میں یہ روایت قدرے مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

عن الشريد، قال: أتيت النبی صلی اللّٰه عليه وسلم، فقلت: إن علی أمی رقبة وإن عندی جارية سوداء نوبيبة أفتجزء عنها؟ قال: أدع بها. فقال: أتشهدين أن لا إلٰه إلا اللّٰه؟ قالت: نعم، قال: أعتقها فإنها مؤمنة.

''حضرت شرید روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ کے ذمے ایک غلام آزاد کرنا ہے، جبکہ میرے پاس ایک حبشی نسل کی سیاہ فام لونڈی موجود ہے، (اگر میں اسے آزاد کردوں تو) کیا یہ ان کی جانب سے کافی ہوگا؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ، (جب وہ لونڈی حاضر ہوگئی تو) آپ نے اس سے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس لونڈی نے جواب دیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ

علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اسے آزاد کر دو، اس لیے کہ یہ مومنہ ہے۔‘‘

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۲۶۳۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ سوال ایک بیٹے نے اپنے والد کی جانب سے غلام آزاد کرنے کے متعلق کیا تھا۔ اسی نوعیت کی ایک روایت ابن ابی شیبہ، رقم ۱۵۱۲۰؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۵؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۹؛ ابن حبان، رقم ۳۹۹۲ اور ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۴-۲۹۰۵ میں بھی روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۱۴۸ (میں اس طرح کا ایک واقعہ روزوں کے بارے میں درج ذیل الفاظ میں روایت کیا گیا ہے:

روی أن امرأة أتت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، فقالت: إن أمی ماتت وعلیها صوم شهر، فقال: أرأیت لو کان علیها دین أکنت تقضینه؟ قالت: نعم، قال: فدین اللّٰه أحق بالقضاء.

’’روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، (کیا میں ان کی جانب سے یہ روزے رکھ سکتی ہوں)؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر ان پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حق دار ہے۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۱۸۵۲؛ مسلم، رقم ۱۱۴۸ب، ۱۱۴۸ج، ۱۱۴۸د؛ ابوداؤد، رقم ۳۳۱۰؛ ابن ماجہ، رقم ۱۷۵۹؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۹۱۲-۲۹۱۳، ۲۹۱۵-۲۹۱۷؛ ابن خزیمہ، رقم ۲۰۵۳؛ ابن حبان، رقم ۴۳۹۶ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۱۲۱ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۱۴۸ب میں روایت کیا گیا ہے کہ یہ سوال ایک خاتون کے بجاے ایک شخص نے دریافت کیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۱۴۸د میں روایت کیا گیا ہے کہ اس خاتون کی والدہ نے ایک ماہ کے روزوں کی نذر مانی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس میں ’إن أمی ماتت وعلیها صوم شهر‘ (میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان

کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں) کے الفاظ کے بجاے 'إن أمي ماتت وعليها صوم نذر' (میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے ایک ماہ کے روزوں کی نذر ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ ابن حبان، رقم ۴۳۹۶ میں ان الفاظ کے مترادف الفاظ 'وعليها صوم من نذر' (جبکہ ان کے ذمے روزوں کی نذر ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

اس سے یہ بات بالکل مبرہن ہوتی ہے کہ یہ سوال ماہ رمضان میں فرض روزوں کے متعلق نہیں تھا۔

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۱۷۵۹ میں 'إن أمي ماتت وعليها صوم شهر' (میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں) کے الفاظ کے بجاے 'إن أمي ماتت وعليها صوم' (میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے روزے ہیں) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ احمد، رقم ۳۴۲۰ میں یہ الفاظ 'إن أمي ماتت وعليها صوم شهر رمضان' (میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے ماہ رمضان کے روزے ہیں) روایت کیے گئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۰۵۳ میں 'صوم شهر' (ایک ماہ کے روزے) کے الفاظ کے بجاے 'صوم خمسة عشر يومًا' (پندرہ یوم کے روزے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۶۳۲۱ میں اسی نوعیت کا سوال روایت کیا گیا ہے کہ حج کے حوالے سے ایک بھائی نے اپنی مرحومہ بہن کے لیے سوال کیا۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

روى أنه أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: إن أختي نذرت أن تحج، إنها ماتت. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ قال: نعم، قال: فاقض الله فهو أحق بالقضاء.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میری بہن نے حج ادا کرنے کی نذر مانی تھی، مگر وہ انتقال کر گئی ہیں، (کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ان پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کا قرض ادا کرو، اس لیے کہ وہ ادا کیے جانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ نسائی، رقم ۲۶۳۲؛ احمد، رقم ۳۲۲۴؛ ابن حبان، رقم ۳۹۹۳؛ بیہقی، رقم

۹۶۳۴، ۱۲۴۰۷؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۲ اور ابن خزیمہ، رقم ۳۰۴۱-۳۰۴۲ میں روایت کی گئی ہے۔

ابن حبان، رقم ۳۹۹۳ میں راویوں نے اس حقیقت کو حذف کر دیا ہے کہ اس شخص کی فوت شدہ بہن نے حج ادا کرنے کی نذر مانی تھی، مگر اپنی وفات سے پہلے وہ اسے ادا کرنے سے قاصر رہیں۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

روی أنه جاء رجل إلى النبي صلى اللّٰه عليه و سلم، فقال: إن أختي ماتت ولم تحج، أفأحج عنها؟ فقال صلى اللّٰه عليه و سلم: أرأيت لو كان عليها دين فقضيته؟ فاللّٰه أحق بالوفاء.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میری بہن انتقال کر گئی ہیں اور انھوں نے حج ادا نہیں کیا ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر ان پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ (پھر اللہ کا قرض ادا کرو)، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کیے ہوئے معاملات کو پورا کیا جائے۔''

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۲۶۳۴ میں اسی طرح کا سوال روایت کیا گیا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ایک خاتون نے اپنے والد کے لیے سوال کیا۔ وہ روایت یہ ہے:

روی أن امرأة سألت النبي صلى اللّٰه عليه و سلم عن أبيها مات ولم يحج، قال: حجي عن أبيك.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد، جو کہ انتقال کر چکے تھے اور انھوں نے حج ادا نہیں کیا تھا، کے بارے میں پوچھا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب مرحمت فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کر دو۔''

اسی نوعیت کی ایک روایت السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۴ میں بھی روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۲۶۳۹ میں اسی طرح کا سوال روایت کیا گیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے اپنے مرحوم والد کے لیے یہ سوال کیا۔ بعض اختلافات کے ساتھ اسی طرح کی روایت ابن ابی شیبہ، رقم ۱۵۱۱۸، ۱۵۱۲۰؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۵؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۱۹؛ ابن حبان، رقم ۳۹۹۲ اور ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۴-۲۹۰۵ میں روایت کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

تاہم ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۴ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مختلف الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔اس جواب کے الفاظ درج ذیل ہیں:

روی أنه جاء رجل إلی النبی صلی اللّٰه علیه و سلم، فقال: أحج عن أبی؟ قال: نعم، حج عن أبیك، فإن لم تزده خیرًا، لم تزده شرًا.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں، اپنے والد کی جانب سے حج ادا کر لو، اس لیے کہ اگر تم ان کی نیکی میں اضافہ نہیں کر سکے تو ان کی برائی میں بھی اضافہ مت کرو۔''

دوسری روایت

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۱۳۳ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سوال کے دروبست کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

روی أن امرأة أتت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم، فقالت: إن أمی توفیت وعلیها نذر صیام فتوفیت قبل أن تقضیه، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم: لیصم عنها الولی.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے روزوں کی نذر ہے اور وہ یہ نذر پوری کرنے سے پہلے ہی انتقال کر گئی ہیں، (کیا میں ان کی جانب سے نذر کے روزے رکھ سکتی ہوں)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی جانب سے ان کے ولی کو روزے رکھنا چاہییں۔''

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۴۴۴۷ میں 'من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه' (جو شخص وفات پا جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے) کے الفاظ کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'أیما میت مات وعلیه صیام فلیصمه عنه ولیه' (جو شخص وفات پا جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۴۴۴۶ میں 'صام عنه ولیه' (اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے) کے

الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'یصوم عنه ولیه' (اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے) روایت کیے گئے ہیں۔

ابوداؤد، رقم ۳۳۰۸ میں اسی نوعیت کا مضمون روایت کیا گیا ہے:

روی أن امرأة رکبت البحر فنذرت إن نجاها اللّٰه أن تصوم شهرًا فنجاها اللّٰه فلم تصم، حتی ماتت فجاء ت إبنتها أو أختها إلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فأمرها أن تصوم عنها.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون نے سمندر کے ذریعے سے سفر کیا، انھوں نے اس بات کی نذر مان لی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات عطا کی تو وہ ایک ماہ کے روزے رکھے گی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں نجات عطا فرمائی، مگر انھوں نے روزے نہیں رکھے، یہاں تک کہ وہ (بغیر نذر پوری کیے) وفات پا گئیں۔ اس کے بعد ان کی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں (اور عرض کیا کہ کیا میں اپنی والدہ کی جانب سے ایک ماہ کے روزے رکھ سکتی ہوں)؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے اپنی والدہ کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اسی طرح کا مضمون بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۸۰۱۵، ۸۰۱۸، ۱۲۴۲۵؛ نسائی، رقم ۳۸۱۶؛ دارمی، رقم ۱۷۶۸ اور ابن خزیمہ، رقم ۲۰۵۴ میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

ترمذی، رقم ۷۱۶ میں یہ واقعہ ایک اور پیرائے میں روایت کیا گیا ہے:

روی أنه جاء ت امرأة إلی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، فقالت: إن أختی ماتت وعلیها صوم شهرین متتابعین، قال: أرأیت لو کان علی أختك دین أکنت تقضینه؟ قالت: نعم، قال: فحق اللّٰه أحق.

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میری بہن وفات پا چکی ہیں، جبکہ ان کے ذمے پے در پے دو ماہ کے روزے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر تمھاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: (اللہ کا حق ادا

کرو)، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیے جانے کا
زیادہ حق دار ہے۔‘‘

اسی نوعیت کا مضمون بعض اختلافات کے ساتھ ابن ماجہ، رقم ۱۷۵۸؛ ابن حبان، رقم ۳۵۳۰، ۳۵۷۰؛ بیہقی، رقم ۸۰۱۴؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۹۱۴؛ ابن خزیمہ، رقم ۱۹۵۳، ۲۰۵۵ اور مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۱۲۱ میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org